سوال

اسلام کا سیاسی نظام مکمل اور جامع نظام ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کی اہمیت اور اصول واضح کریں۔

1 تعارف: اسلام کا سیاسی نظام:

اسلام کا سیاسی نظام قرآن اور سنت پہ قائم کردہ ایک مضبوط اور جامع نظام ہے جو کسی بھی ریاست کے معاملات کو سرانجام دینے کے لیے واضح راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول کریم ﷺ کی حکمرانی کی نمایاں و شاندار اہمیت کی حامل جس کی بنیاد پہ تمام اسلامی ریاست کے تمام معاملات کو سرانجام دیا جاتا ہے۔ اسلام سے پہلے دنیا میں درجنوں نظام وجود میں آئے اور بعد میں بھی آتے رہے مگر کسی نظام کو اتنی پذیرائی حاصل نہیں۔ اس کی بنیادی وجہ اسلامی اصولوں کی جامعیت ہے جو زندگی کے ہر مسائل میں واضح رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اس میں بنیادی اہمیت اللہ تعالیٰ کے احکامات کو حاصل ہے۔ قرآن پاک میں حکم ہوا:

إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

"حکم صرف اللہ تعالیٰ کا ہے"

2- مغربی سیاسی نظام کا مختصر جائزہ:

مغرب کا سیاسی نظام انسانوں کے مرتب کردہ اصولوں پہ قائم کردہ ہے۔

ان اصولوں کے مطابق اقتدار اعلیٰ کا مالک یا تو ریاست ہوگی یا پھر کوئی حکمران۔ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور تمام انسان اللہ کے مرتب کردہ اصول پہ عمل کرنے کے پابند ہیں۔ اس کے علاوہ مغربی میں ریاست کا مخصوص علاقہ یا درجہ بندی ہے جبکہ اسلامی ریاست ایریا سے بالاتر ہوکر تمام مسلمانوں کو امت مسلمہ کا تصور دیتی ہے۔

3. اسلامی ریاست کے تصور کا جائزہ:

اسلامی ریاست اللہ کے قائم کردہ اصولوں پہ قائم ایک واحد امت کا تصور ہے جس میں بارڈر یا خطے کی کوئی حد بندی نہیں۔ دنیا کے تمام انسان خواہ وہ کسی کونے پہ آباد ہوں وہ اسلامی ریاست کا حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات اور اشیاء پہ قدرت حاصل ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوا

> إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
>
> بے شک اللہ ہر چیز پہ قادر ہے۔

4. اسلامی ریاست کی اہمیت:

اسلامی ریاست تمام مسلمانوں کے لیے ایک مشترکہ پلیٹ فارم ہے جہاں تمام انسان مل کر اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں

9) ملت واحدہ کا تصور

اسلامی ریاست تمام انسان ملت واحد ہیں۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں جس کی وجہ سے اتفاق اور باہمی تعاون کا سلسلہ بڑھتا ہے۔ قرآن پاک میں حکم ہوا

> **وَاعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا تفرقوا۔**
> اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو

ط) باہمی بھائی چارے کا درس

اسلامی ریاست میں تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کسی مسلمان کو دوسرے پہ کوئی فوقیت نہیں۔

> "اسلام میں کسی گورے کو کالے پہ اور کسی عربی کو عجمی پہ کوئی فوقیت حاصل نہیں ہاما

ی) مضبوط ریاست کا قیام:

باہمی تعاون اور محبت سے مضبوط اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آتا ہے جس سے ریاست تمام اندرونی اور بیرونی خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت حاصل کر لیتی ہے۔

5- اسلامی تعلیمات کے تناظر میں اسلامی ریاست کے اصول:

۱) اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ:

اسلامی ریاست میں اقتدار کا مالک اللہ تعالیٰ ہے باقی تمام مخلوقات اس کی پیدا کردہ ہیں۔ ہر طرف اللہ ہی کا حکم چلے گا۔

> اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
> "خبردار! تخلیق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی اسی کا چلے گا"

۲) انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ:

اسلام کی ریاست میں تمام مخلوقات کا مالک اللہ ہے جبکہ انسان اس کا خلیفہ ہے۔ تمام انسان اللہ کے حکم کے مطابق زندگی گزاریں گے اور حکمران اللہ کے اصولوں کے مطابق ریاستی امور سرانجام دیں گے۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا

> وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ....
> "اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں"

۷) مکمل انصاف کی فراہمی:

انصاف کی فراہمی اسلامی ریاست کا اہم ستون ہے۔ تمام انبیاء اور خلفہ راشدین نے انصاف کا پہلو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور مثالی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ قرآن پاک بھی انصاف پہ زور دیتا ہے

> واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین
>
> "اور عدل کرو۔ اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔"

۸) حقوق کی ادائیگی:

اسلامی ریاست تمام انسانوں سے مکمل حقوق کی ادائیگی کا حکم دیتی ہے۔ اسلامی ریاست کا ہر شہری خواہ وہ کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو، مکمل حقوق حاصل کرنے کا حقدار ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ اکثر اوقات رسول کریم ﷺ حقوق کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ

> "جبرائیل امینؑ مجھے اس طرح ہمسائیوں کے حقوق کی تاکید کرتے کہ مجھے گمان گزرا کہ ان کو وراثت کے حقوق میں شامل کر دیا جائے گا"

e) شوریٰ کا تصور :

اسلامی ریاست میں تمام مشاورت اور شوریٰ کا تصور واضح طور پر پایا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ اور تمام خلفائے راشدین سے مشاورت سے کام کیا کرتے تھے۔ قرآن پاک میں مشاورت پہ خصوصی زور دیا گیا ہے۔ حضرت ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ

> "میں نے حضور کریم ﷺ سے زیادہ مشاورت لیتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔"

f) اسلامی قوانین کا نفاذ :

اسلامی ریاست میں صرف اسلامی قوانین کا نفاذ ممکن ہے۔ اس کے علاوہ تمام قوانین کی کوئی اہمیت نہیں۔ اسلامی قوانین کا ذریعہ قرآن، حدیث، سنت رسول، اجماع اور قیاس ہیں۔ اجماع اور قیاس پر انسان ہی نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لیے واضح اصول متعین کیے گئے ہیں۔

g) مذہبی آزادی کا حق :

اسلامی ریاست میں تمام انسانوں کو مذہبی آزادی کا مکمل حق حاصل ہے۔ قرآن پاک میں حکم ہوا

> لا اکراہ فی الدین
>
> دین میں کوئی زبردستی نہیں

4) خارجی تعلقات استوار کرنا:

اسلامی ریاست تمام دیگر ریاستوں سے خارجی تعلقات استوار کرنے کا درس دیتی ہے۔ حضرت محمدؐ خود بڑے سفارتکار تھے۔ آپؐ نے دیگر ریاستوں کو خطوط لکھے اور کئی ایلچی (سفراء) کو تقرری کیا تاکہ تمام ریاستوں کے ساتھ برابری کے تعلقات استوار کئے جا سکیں۔

5) معاہدوں کے اصول طے کرنا اور پاسداری کرنا:

اسلامی ریاست میں تمام معاہدوں کو برابری کی بنیاد پہ طے کرنا شامل ہے اس کے علاوہ معاہدوں پہ سختی سے پابند رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا

> "جو کوئی معاہدہ توڑے گا اسے جنت کی خوشبو نصیب نہیں ہوگی حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے"

6- خلاصہ بحث:

اسلام وہ واحد مذہب ہے جو زندگی گزارنے کے تمام اصول واضح کرتا ہے۔ اسی طرح حکمرانی کے اصول اور اسلامی ریاست کا قیام بھی۔ اسلام سے بہتر کوئی مذہب واضح نہیں کر سکتا۔ اس میں تمام انسانوں اور تمام مخلوقات کو برابری کے متعین کردہ حقوق دیئے گئے ہیں تاکہ خوشحال اور انصاف پہ مبنی معاشرہ وجود میں آ سکے۔